نوحہ

دُخترِ مصطفیٰؐ کا اُمت نے در جلایا ہے ظلم ڈھایا ہے
در گرا کر نبیؐ کی دختر پر اِس کے محسنؑ کو مار ڈالا ہے

بولیں زینبؑ سے فاطمہ زہراؑ مجھ کو یہ بات کھائے جاتی ہے
اپنے ہی حق کو مانگنے کے لئے مجھ کو دربار میں بھی جانا ہے

پسلیاں اِس طرح سے ٹوٹی تھیں درد ایسا رہا کہ دکھیا نے
زخمی پہلو سے ہاتھ کو اپنے مرتے دم تک نہیں ہٹایا ہے

جب علیؑ کے گلے میں رسی تھی فاطمہؑ کی بُکا تھی اے بابا
آؤ امداد کے لئے آؤ ظلم کی زد پہ کُل کا مولا ہے

مجتبیٰؑ ہوں حُسینؑ یا زینبؑ سب ہی لپٹے ہیں ماں کی میت سے
سر جھکائے علیؑ بھی روتے ہیں گھر میں زہراؑ کے حشر برپا ہے

تیری مظلومیت پہ اے زہراؑ اشک برسائے کُل کے مولا نے
اور پھر رات کے اندھیرے میں تیرے تابوت کو اٹھایا ہے

رو کے دربار میں یہ کہتی ہے ہاں خدا کی قسم میں سچی ہوں
اور ٹکڑے سند کے چنتی ہے وقت کیا فاطمہؑ پہ آیا ہے

جا رہی ہو جو چھوڑ کر دنیا یہ تو سوچو اے فاطمہ زہراؑ
کس کو ماں کہہ کے یہ بلائے گا کون دنیا میں اب حُسینؑ کا ہے

پیش اظہارؔ تم بھی کر دینا مصطفیؐ کو بتولؑ کا پرسہ
جس کے ہر ایک غم نے تربت میں مصطفیؐ کو بہت رلایا ہے

شاعرِ اہلِ بیتؑ علی اظہارؔ